ہوسیع کی کتاب مطالعہ نمبر ۲

خداوند کے فضل وکرم سے آج ہم ایک بار پھر ہوسیع کی ہی کتاب میں چند ایک اور آیات کا مطالعہ کریں گے، ہوسیع کی کتاب کا مطالعہ میرے لئے برکت کا باعث ہے ہم نے بہت سی باتیں جن کے بارے میں کبھی غور نہیں کرتے سامنے آتی ہیں، خداوند کا کلام ہمارے قدموں کے لئے چراغ اور ہمارے راہ کے لیے روشنی ہے۔

گذشتہ سے پیوستہ: گذرے ماہ ہم نے ہوسیع کی کتاب کے پہلے باب کی آخری آیات پر غور کر کے پہلے باب کا اختتام کیا تھا اور ہم نے دیکھا تھا کہ کیسے خدا کی عدالت کا پیغام آتا ہے لیکن ساتھ ہی خدا بحالی کا پیغام بھی بھیجتا ہے پہلے باب کی آیات ۱۰ اور ۱۱ میں ہم نے دیکھا کہ خدا نے وعدہ کیا کہ بے شک وہ اسرائیل کی تنبیہ کرے گا لیکن اُنہیں وقت آنے پر بحال بھی کرے گا اور جب خدا اُنکو بحال کرے گا تو اُن کا شمار نہ کیا جا سکے گا اور خدا اُنہیں پھر سے اُنہیں فرزندیت کے منصب پر بحال کرے گا اور جس دور میں ہوسیع منادی کر رہا تھا مملکت دو حصوں میں تقسیم تھی لیکن بحال ہونگے تو تقسیم بھی ختم ہو جائے گی یہودہ اور اسرائیل دونوں ایک ملک ہونگے، اور پھر خدا فرماتا ہے کہ خدا اپنے ساتھ اُن کو ایسے رشتے میں باندھ دے گا جو ٹوٹنے کا نہیں۔ اب آیئے ہوسیع کی کتاب میں ایک قدم اور آگے بڑھاتے ہیں۔

اس مضمون میں ہم ہوسیع کی کتاب کے باب نمبر ۲ میں ہیں جہاں چند ایک باتوں کو واضع کر دینا ضروری ہوگا تا کہ اس باب کا باقی حصہ ہمیں با آسانی سمجھ میں آ جائے۔ پہلی بات، جُمر بنت دبلائم ہوسیع کو چھوڑ کر اپنی پُرانی گناہ گار زندگی میں جا چکی ہے جہاں وہ بدکاری کی زندگی گذارتی ہے، کچھ مفسرین کا کہنا ہے کہ وہ بُت خانوں میں بدکاری کرتی تھی، جسے اُس بُت پرست معاشرے میں قابل وقبول مانا جاتا تھا اور کچھ مفسرین کا یہ بھی خیال ہے کہ وہ جسمانی لذتوں کے لیے بدکاری کی زندگی میں چلی گئی تھی، حالات جو بھی ہوں، ایک بات واضع ہے کہ جو کچھ بھی جُمر اُس وقت کر رہی تھی وہ خدا کی نگاہ میں قبیح گناہ تھا۔ اور ظاہر ہے بطور شوہر، ہوسیع بھی اس جُمر کے اس طرح کے اعمال کے سخت خلاف تھا۔ ہم آیات ۲۔۴ تک تفصیل کریں گے۔

آیت نمبر ۲: اپنی ماں کے ساتھ حُجت کرو کیونکہ نہ وہ میری بیوی ہے اور نہ میں اُس کا شوہر ہوں کہ وہ اپنی بدکاری اپنے سامنے سے اور اپنی زنا کاری اپنے پستانوں سے دُور کرے۔

اس آیت میں چند ایک باتیں واضع ہیں، پہلی بات یہ کہ ہوسیع اب اپنے بچوں کی معرفت التجا کرتا ہے اور ایک خاندانی زندگی میں شائد آج بھی یہ بات عام ہے جہاں میاں بیوی میں ناچاکی ہو بچوں کو بیچ میں لا کر معاملہ سلجھایا جاتا ہے۔ لیکن اس وجہ سے کہیں بڑھ کر ایک دو اور وجوہات بھی ہیں۔

۱) اب چونکہ بچوں کے نام لوحامہ سے روحامہ اور لوعمی سے عمی ہو چکے ہیں تو نئے ناموں کے ساتھ نیا مطلب، نیا پیغام اور نیا رشتہ بھی ہے اس کا مطلب ہے کہ اب رُحامہ اور عمی خدا کے ساتھ رشتے ہیں۔ دوسرے باب کی پہلی آیت میں یہی تو لکھا ہے، اپنی بھائیوں کو عمی کہو اور اپنی بہنوں کا رُحامہ، اب یہ دو نام، رُحامہ اور عمی، اُن لوگوں کہ نمائندگی کرتے ہیں جنہوں نے اکثریت کی طرح بتوں کے آگے سر نہیں جھکائے اور بائبل مقدس میں ہمیشہ ایسے لوگوں کو تذکرہ رہا ہے جو خدا کے احکامات پر عمل کرنے کو اکثریت کے ساتھ جانے پر فوقیت دیتے ہیں اور اسی

بنا کر ہمیشہ اقلیت ہی رہتے ہیں انہیں بائبل مقدس میں بقیہ کا نام بھی دیا گیا ہے جو خدا کی پیروی کرنے کو زندہ رہنے پر فوقیت دیتے ہیں۔ ا سلاطین ۱۹ میں واقعہ ہے جہاں ایلیاہ نبی آسمان سے آگ نازل فرماتا ہے، اور بعل کے ۴۵۰ نبیوں کو قتل کرتا ہے اس سب کے بعد ایزبل اُسے قتل کرنے کا علان کرتی ہے ایلیاہ اپنی جان بچانے کے لیے بھاگتا ہے، اور جب تھک ہار کر ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا خدا نے پوچھا کہ ایلیاہ یہاں کیا کرتا ہے؟ ایلیاہ نے جواب دیا کہ ایزبل نے خدا کے تمام لوگوں کر قتل کیا ہے اور اب صرف میں ہی اکیلا بچا ہوں اس لیے میں بھی مرنا چاہتا ہوں، خدا نے اُسے جواب دیا تھا کہ سارا اسرائیل باغی نہیں ہے ابھی تک ۷۰۰۰ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے بعل کے سامنے اپنے سر نہیں جھکائے، اب یہ چھوٹی سی تعداد ہمیشہ سے رہی ہے نوح کے طوفان کے حالات میں دیکھ لیں، ۸ لوگ ایسے تھے جو خدا کی پیروی میں لگے ہوئے تھے جن کے سر جھوٹے خداؤں کے آگے نہیں جھکے تھے۔

۲) ہوسیع اب اپنے بچوں کی معرفت جُمر کو واپس لانے کی سعی کرتا ہے۔ ہوسیع کہتا ہے وہ میری بیوی نہیں اور میں اُسکا شوہر نہیں گویا اب دونوں میں جُدائی ہے۔ ہوسیع اپنے ایمان پر قائم ہے اور جمر اپنی پرانی زندگی میں جا چکی ہے لیکن ہوسیع چونکہ خدا کی نمائندگی کرتا ہے اس لیے اُس کے دل میں ابھی بھی جمر کو واپس لانے کی خواہش ہے۔ اسی لیے وہ اپنے بچوں کو کہتا ہے کہ اپنی ماں سے حُجت کرو، حُجت کے لیے جو عبرانی (reeb-roob) کا لفظ استعمال ہوا ہے اُسکا مطلب التجا کرنا ہے، قائل کرنا اور مجبور کر کے واپس لانا ہے، اس کا مطلب ڈانٹنا بھی ہے نحمیاہ ۵:۷ میں نحمیاہ امراء کو ڈانٹتا ہے، اس آیت میں عبرانی کا یہی لفظ استعمال ہوا ہے، معلوم نہیں کیسے، پر ہوسیع کی پوری کوشش ہے کہ اُس کے بچے خواہ قائل کر کے، ڈانٹ کر یا پھر دلیل دیکر اپنی ماں کو واپس لے آئیں۔ کیا خدا اس زمانے میں ایمانداروں کی معرفت زمانے کو اپنی طرف نہیں بُلاتا؟ ۲ کرنتھیوں ۵:۲۰ میں لکھا ہے کہ ہم مسیح کے ایلچی ہیں اور خدا ہماری معرفت دنیا کو صلح کا پیغام بھیجتا ہے کہ خدا کی طرف لوٹ آئیں۔ ایسا اُس زمانے میں ممکن تھا اور آج کے زمانے میں بھی ممکن ہے اگر کوئی توبہ کر کے خدا کے پاس آنا چاہے تو بلاشبہ آ سکتا ہے۔

۳) بچوں کے پاس ایک پیغام ہے: اور وہ پیغام یہ ہے، ہوسیع کہتا ہے اپنی ماں کے ساتھ حجت کرو، اور اُسے کہو کہ وہ اپنے آپ کو ان گناہ بھری زندگی سے دور کرے، توبہ کرے اور واپس آ جائے۔ آج کے زمانے میں ہم شائد کہہ سکتے ہیں کہ، جناب میں بت پرستی نہیں کرتا نہ ہی مجھ سے کبھی زناکاری جیسا گناہ سرزد ہوا ہے بہت اچھی بات ہے لازمی ہے کہ ہم ان باتوں سے بچیں، خدا ہم سب کو محفوظ رکھے، لیکن چند ایک ایسی باتیں ہمارے معاشرے میں، ایمانداروں کی زندگی میں ہو سکتی ہیں جو مندرجہ بالا گناہوں ہی کی طرح خطرناک ہیں، جیسے کہ کلسیوں ۳:۵ میں اس طرح سے لکھا ہے۔ پس اپنے اُن اعضاء کو مُردہ کرو جو زمین پر ہیں یعنی حرامکاری اور ناپاکی، اور شہوت پرستی، بُری خواہش اور لالچ جو کہ بت پرستی کے برابر ہے۔

آیت نمبر ۳: ایسا نہ ہو کہ میں اُسے بے پردہ کروں اُس طرح ڈال دوں جس طرح وہ اپنی پیدائش کے دن تھی اور اُس کو بیابان اور خشک زمین کی مانند بنا کر پیاس سے مار ڈالوں۔ یہ گناہ اور خدا سے باغی ہونے کے ثمرات ہیں۔

استثناء ۲۸: ۴۸ میں یوں لکھا ہے۔ اس لیے بھوکا اور پیاسا اور ننگا اور سب چیزوں کا محتاج ہو کر تو اپنے اُن دشمنوں کی خدمت کرے گا جن کو خداوند تیرے خلاف بھیجے گا اور غنیم تیری گردن پر لوہے کا جوا رکھے گا جب تک وہ تیرا ناس نہ کر دے۔ ننگا پن روحانی گراوٹ کا دوسرا نام ہے یاد رکھیں باغ عدن میں کیا ہوا تھا؟ وہاں جیسے ہی گناہ ہوا دونوں، آدم اور حوا کو معلوم پڑا کہ وہ ننگے ہیں۔ اس لیے خدا کو ایک جانور ذبح کر کے اُن دونوں کے کھال کے کپڑے بنانے پڑے کیونکہ اُنہوں نے خود کوشش کی تھی کہ اپنی آپ کو درخت کے پتوں سے ڈھانپ لیں لیکن ایسا ممکن نہیں تھا۔ ننگا پن کا مطلب روحانی اعتبار سے غریب ہونا بھی ہے۔ مکاشفہ ۳: ۱۷، اور چونکہ تو کہتا ہے کہ میں دولت مند ہوں اور مالدار بن گیا ہوں اور کسی چیز کا محتاج نہیں اور یہ نہیں جانتا کہ تو کمبخت اور خوار اور غریب اور اندھا اور ننگا ہے ہوسیع ۲: ۳ میں بیابان، خشک زمین، ان دو الفاظ کے پیچھے بنی اسرائیل کی پوری کہانی ہے۔ اسرائیلی بیابان کو کیسے بھول سکتے ہیں۔ خدا اُنہیں یاد کرواتا ہے کہ دوبارہ اُسی حالت میں جانا ٹھہر چکا ہے اگر وہ لوگ توبہ نہیں کرتے۔

آیت نمبر ۴: میں اُس کے بچوں پر رحم نہ کروں گا کیونکہ وہ حلال زادہ نہیں ہیں۔ اس سے مُراد یہ ہے کہ بدکار قوم کی بدکار اُولاد ایک جیسی خدا کی عدالت کا سامنا کریں گے۔ کسی کے لیے معافی نہیں ہوگی۔ خدا کے حضور معافی ہر کسی کے لیے دستیاب ہے۔ ہوسیع کی کتاب میں، ماں یعنی جمر بنت دبلائم اسرائیل کی تشبیہ ہے، خدا پوری قوم سے نبی کی معرفت یہ کہتا ہے کہ اگر اب وہ توبہ نہ کریں تو اُن کے گناہوں کی وجہ سے اُن کی اگلی نسل بھی اسی عذاب اور عدالت کا سامنا کرے گی جس کا اعلان ہوسیع نے کیا ہے۔ اسی لیے خدا ہوسیع کی معرفت کہتا ہے کہ لَوٹ آؤ، برگشتہ بچو، لَوٹ آؤ، میں تمہیں معاف کروں گا اور تمہیں بحال کروں گا لیکن ہوسیع کی بات پر کان دھرنے والا کوئی نہیں۔ خداوند آپ کے ساتھ ہو!